# مہر میں مقرر شدہ پلاٹ معاف کیا، تو معاف ہوجائے گا؟



ریفرنس نمبر: Gul 2311 تاریخ: 07-09-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کچھ عرصہ قبل میرا نکاح ہوا اور میرے حق مہر میں مبلغ پانچ ہزار روپے اور ایک متعین مقرر شدہ قطعہ زمین مبلغ چار مرلے طے پائی۔ میں نے اپنے شوہر سے مبلغ پانچ ہزار روپے وصول کرلیے ہیں، زمین کی وصولی ابھی باقی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ میں زمین نہ لوں اور اپنے شوہر کو معاف کردوں۔ شرعی طور پر مجھے ایسا کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب**

حق مہر میں اگر معین زمین یا کوئی اور معین سامان طے کیا جائے، تو معاف کرنے سے وہ معاف نہیں ہوتا ہے۔ لہذا آپ اپنے شوہر کو زمین معاف بھی کردیتی ہیں، تو آپ کا حق باقی رہے گا۔ البتہ اگر ایسی صورت حال ہوجائے کہ عورت کا حق مہر معاف کرنے کے بعد حق مہر میں طے کیا جانے والا سامان، زمین وغیرہ تباہ وبرباد ہوجائے، تو اب عورت اس کا مطالبہ نہیں کرسکتی۔

زمین کو مہر بنانا درست ہے۔ جیسا کہ مہر کی اقسام اور ان کے احکام بیان کرتے ہوئے النتف فی الفتاوی میں ہے:" والمھر المسمی ینصرف علی خمسۃ اوجہ: احدھا معلوم وھو المعین۔۔۔ فاما المعلوم فھو ان یتزوجھا۔۔۔ علی شئی من العقار۔۔۔ ولیس لھا غیر المسمی ولیس للزوج ان یعطیھا غیر ذلک "یعنی مہر مسمی کی پانچ اقسام ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہر مسمی متعین شے ہو۔۔ جیسے میاں بیوی کسی زمین کے بدلے نکاح کریں، تو ایسی صورت میں عورت کے لیے بیان کردہ مہر ہی ہوگا اور شوہر کو اس کے بدلے کوئی دوسری شے دینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (النتف فی الفتاوی، جلد1، صفحہ297، بیروت)

تنویر الابصار مع درمختار میں ہے:" (وصح حطھا) لکلہ او بعضہ (عنہ) قبل او لا "یعنی عورت کا اپنا سارا مہر یا مہر کا کچھ حصہ معاف کردینا درست ہے، شوہر قبول کرے یا نہ کرے۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، جلد4، صفحہ240، مطبوعہ کوئٹہ)

اس عبارت کے تحت ردالمحتار میں ہے:" قیدہ فی البدائع بما اذا کان المھر دینا ای دراھم او دنانیر لان الحط فی الاعیان لا یصح. بحر "یعنی اس مسئلے کو بدائع میں مقید کیا گیا جب مہر درہم و دینار (کرنسی رقم وغیرہ) کی شکل میں ہو، کیونکہ عین چیز میں معافی درست نہیں۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، جلد4، صفحہ240، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی کی مزید وضاحت کرتے ہوئے ردالمحتار میں ہے:" ومعنی عدم صحتہ ان لھا ان تاخذہ منہ ما دام قائما فلو ھلک فی یدہ سقط المھر عنہ "یعنی معافی صحیح نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ شے موجود ہو، عورت اس کو لے سکتی ہے۔ اگر وہ چیز

ہلاک ہو جائے، تو اب مہر ساقط ہو جائے گا۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، جلد4، صفحہ240، مطبوعہ کوئٹہ)

اگر آپ اپنے شوہر سے وہ زمین نہیں لینا چاہتیں، تو اس کا ایک طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے شوہر کو وہ زمین بیچ دیں اور اس کے بدلے کوئی اور چیز مثلاً کچھ رقم، دینی کتاب، زیور، موبائل، یا کوئی مکان وغیرہ لے کر زمین سے دست بردار ہو جائیں اور یوں وہ زمین آپ کے شوہر کی ہو جائے گی اور آپ کا اس زمین پر کوئی مطالبہ نہ رہے گا۔

مال کے بدلے میں مال لے کر صلح کرنے کے احکام بیان کرتے ہوئے النتف فی الفتاوی میں ہے:"والصلح علی اربعة اوجه: وجهان جائزان ووجهان فاسدان فالجائزان ان یکون الصلح من معلوم علی معلوم وهوان یدعی الرجل علی الرجل۔۔۔ داراًاوارضاً فیصالحه فی ذلک علی شئی معلوم مثل عبد معین او دابة معینة اوثوب معین ونحوها"یعنی صلح کی چار صورتیں ہیں، دو جائز ہیں اور دو نا جائز۔ جائز صورتوں میں سے ایک یہ ہے کہ معلوم چیز کے بدلے معلوم چیز پر صلح کی جائے ، جیسے ایک شخص دوسرے شخص پر مکان یا زمین کا دعوی کر دے اور کسی معلوم شے پر صلح کر لے جیسے معین غلام یا معین جانور یا معین کپڑا وغیرہ۔ (النتف فی الفتاوی، جلد1، صفحہ505، بیروت)

مزید احکام بیان کرتے ہوئے النتف فی الفتاوی میں ہے:"فامافی العقار فاذا ادعی رجل علی رجل عقارا فیجوز ان یصالحه منه علی عشرین شیئا اذا کانت قائمة فی یده"یعنی اگر دعوی زمین کا ہو، تو بیس اشیاء پر صلح کرنا، جائز ہے، بشرطیکہ زمین موجود ہو۔ (النتف فی الفتاوی، جلد1، صفحہ508، بیروت)

ان بیس اشیاء میں دوسرا گھر، نقد رقم، ادھار رقم، مکیلی، موزونی اشیاء وغیرہ شامل ہیں۔ ان کی تفصیل النتف فی الفتاوی میں موجود ہے۔

اگر مدعی علیہ کے اقرار کے بعد مال کے بدلے مال پر صلح ہو، تو اس کے احکام بیان کرتے ہوئے تنویر الابصار مع درمختار میں ہے:"(کبیع ان وقع عن مال بمال) وحینئذ (فتجری فیه) احکام البیع" یعنی ایسی صلح جو مال کے بدلے مال پر ہو، وہ بیع کے حکم میں ہوتی ہے۔ اس صورت میں اس پر بیع کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

(تنویر الابصار مع الدر المختار، جلد8، صفحہ468، مطبوعہ کوئٹہ)

صلح کی اقسام اور ان کے احکام بیان کرتے ہوئے بہار شریعت میں ہے:"اقرار کے بعد صلح، اس کی چند صورتیں ہیں: اگر مال کا دعوی تھا اور مال پر صلح ہوئی، تو یہ صلح بیع کے حکم میں ہے۔"

(بہار شریعت، جلد2، حصہ13، صفحہ1135، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــہ**

**مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری**

29محرم الحرام1443ھ/07ستمبر2021ء



نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے